مراسلت

محمد اسلم رانا
مدیر ماہنامہ "المذاہب"، لاہور

"عالم اسلام اور عیسائیت بابت جولائی ۱۹۹۳ء میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی پر مولانا علی میاں مدظلہ العالی کا معلومات افزا مقالہ نظر سے گزرا۔ "اضافہ" کے عنوان سے اسے مفید تر بنایا گیا ہے۔

فاضل مقالہ نگار کا یہ قول محلِ نظر ہے کہ "فنڈر صرف اپنی ہی زبان جانتا تھا۔ تھوڑی بہت عربی، فارسی زبان سمجھ لیتا تھا۔"

پادری سی-جی-فانڈر ڈی-ڈی نے کئی کتابیں لکھیں۔ "میزان الحق" ممتاز ترین ہے --- مابعد (کم از کم برصغیر) کے مسیحی مناظرین نے جو کچھ بھی لکھا، اس کے جراثیم اس "میزان الحق" میں موجود ہیں --- ۱۹۱۰ء میں "میزان الحق" کا انگریزی ترجمہ چرچ مشن سوسائٹی کے ڈبلیو سینٹ کلیر ٹسڈل ایم-اے، ڈی-ڈی نے ریلیجس ٹریکٹ سوسائٹی لندن کے لیے کیا تھا۔ نظر ثانی اور اضافہ جات کیے تھے۔ معمولی غلطیاں درست کی تھیں اور زبان کے ابہامات دور کر کے کمزور مقامات بھی نکال ڈالے تھے۔ پادری ٹسڈل کے نوٹ سے واضح ہے کہ "میزان الحق" ۱۸۳۵ء میں اصلاً بزبان فارسی میں لکھی گئی تھی۔[۱]

فانڈر عربی خوب سمجھتا تھا، بول بھی لیتا تھا۔

صفحہ ۹ پر روداد مناظرہ کا یہ فقرہ باعث حیرت ہے۔ "انجیل --- میں عقیدہ تثلیث، حضرت عیسیٰ کی الوہیت، فداء اور شفاعت کا ذکر ہے۔" کیونکہ انجیل میں یہ عقائد جڑ پیڑ سے غائب ہیں، البتہ کفارہ کا تصور بہت مذکور میسّر ہے۔

"قرآن کریم لازوال معجزہ ہے۔" کا تعارف بائبل کے حوالے سے بھی ضروری تھا۔ کتاب ۱۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔[۲]

[۱۔ کلیر ٹسڈل نے سر ولیم میور کی تالیف The Mohammadan Controversy کے حوالے سے لکھا ہے کہ "میزان الحق" فارسی میں لکھی گئی اور ۱۸۳۵ء میں شائع ہوئی" مگر یہ اطلاع درست نہیں ہے۔ پادری فانڈر نے "میزان الحق" اصلاً اپنی مادری زبان یعنی جرمن میں لکھی تھی،

جرمن مسوّدہ باسل مشن آرکائیوز - باسل (سوئٹزرلینڈ) میں محفوظ ہے۔ جرمن متن سے پہلا ترجمہ ارمنی زبان میں ہوا جو ۱۸۳۱ء میں ماسکو سے شائع ہوا۔ اس ارمنی ترجمے کا ایک نسخہ بھی باسل مشن آرکائیوز میں موجود ہے۔ چار سال بعد ۱۸۳۵ء میں فارسی ترجمہ شوشہ سے شائع ہوا، بعد میں کلکتہ اور آگرہ سے اس کے دو مزید ایڈیشن بالترتیب ۱۸۳۹ء اور ۱۸۴۹ء میں اشاعت پذیر ہوئے۔

"میزان الحق" کا اردو ترجمہ پہلی بار ۱۸۴۳ء میں مرزا پور سے شائع ہوا۔ بعد میں آگرہ (۱۸۵۰ء) اور لاہور (۱۹۱۴ء) سے جدید ایڈیشن سامنے آئے۔ ایک ایڈیشن پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی، لاہور نے قیام پاکستان کے بعد بھی شائع کیا تھا۔ (۱۹۶۲ء)

۲۔ ہمیں افسوس ہے کہ کتابچے کے صفحات کی تعداد ۱۴۶ کی جگہ ۱۶ لکھی گئی۔ مدیر]